Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲۲ امان ۱۳۵۵ ہش ۲۲ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۶۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے البتہ گلے میں کچھ خراش کی تکلیف باقی ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت تاحال زیادہ ناساز ہے۔ سینے کا ایکسرے اور خون کا ٹیسٹ لیا گیا تھا سینے میں اور خون میں بھی خاصی انفیکشن پائی گئی۔ سانس کی تنگی کی تکلیف بھی ہے۔ البتہ کل خون کا جو ٹیسٹ لیا گیا اس میں انفیکشن کی خفیف سی کمی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۹ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۂ شوریٰ کی آیات ۳۷ تا ۴۱ کی تلاوت کرنے کے بعد ان کی تفسیر کرتے ہوئے اسلام میں اخروی زندگی کی اہمیت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ مومنوں کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ بدیوں سے بچتے ہوئے اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں۔ احکام خداوندی پر عمل کرتے ہیں اور مشکلات کے وقت مقدور بھر تدابیر اختیار کرنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے اسلام میں شوریٰ کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا اور بتایا کہ جب امام وقت مشورہ طلب کریں تو مومن اپنے مشورے پیش کرتے ہیں لیکن اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ آداب کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھتے ہیں۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

یومِ مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکمِ ربانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب معمول اس دن جلسے منعقد کریں۔ مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔ ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پاکستان کی تعمیرِ نو کیلئے اتحاد کی ضرورت اَب پہلے سے کہیں زیادہ ہے

"دشمن ہم میں پھوٹ ڈال کر ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ آئیں"

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کے اہم ارشادات

"پاکستان کی تعمیرِ نو کے لئے اور اسے ایک عظیم اور شاندار ملک بنانے کے لئے اتحاد کی ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے جو اَب سے پہلے پاکستان حاصل کرنے کے لئے درکار تھی۔" (۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو قبائلی جرگہ سے خطاب)

"تنظیم اور اتحاد ہمارے لئے پہلے اتنے اہم نہ تھے جتنے اَب ہیں۔ ہم صرف متحدہ کوشش اور اپنی قسمت پر بھروسہ کر کے ہی اس پاکستان کو حقیقت بنا کر پیش کر سکتے ہیں جس کا ہم نے خواب دیکھا تھا۔"

(پیغام بر موقع عید الفطر، ۱۷ اگست ۱۹۴۸ء)

"پاکستان کی سرگذشت مشکلات کے خلاف ایک مسلسل جدّوجہد کی کہانی ہے لیکن جس چیز نے ہمیں ہمت نہ ہارنے دی وہ ہماری قومی یکجہتی تھی اور اب بھی ہمارا یہ مضبوط ارادہ ہے کہ ہم اپنے نئے ملک کو دشمنوں کے ہاتھوں تباہ نہ ہونے دیں گے۔ ہم سخت ترین طوفانوں سے گذر چکے ہیں اور ساحلِ امن گو دور سہی مگر اب نظروں کے سامنے ہے ہم اپنے مستقبل کے متعلق پورا بھروسہ اور اطمینان رکھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہم اپنی قوتوں کو اندرونی اختلاف کی نذر نہ کریں۔" (پیغام بر موقع عید الفطر، ۱۷ اگست ۱۹۴۸ء)

"وہ (دشمن) پاکستان کی مخالفت میں ناکام رہے اور اب اپنی ناکامی پر کھسیانے ہو کر وہ اس تاک میں ہیں کہ خود پاکستان کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اس مملکت کو تباہ کر دیں۔" (تقریر ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام ڈھاکہ)

"میں پھر ایک مرتبہ یہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کے جال میں نہ آئیں جو پاکستان کے دشمن ہیں۔ بدقسمتی سے آپ کے ہاں غدّار بھی موجود ہیں اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہی ہیں۔ ان غدّاروں کی پرورش باہر کے ادارے اور باہر کے لوگ کرتے ہیں جن کا مقصد انتشار پیدا کرنا ہے۔" (تقریر ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام ڈھاکہ)

"ان تمام باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ آپس میں کامل اتحاد، اتفاق اور تنظیم پیدا کی جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپس میں لڑیں گے تو ناکام رہیں گے اور متحد رہیں گے تو یقیناً کامیاب رہیں گے۔"

(تقریر ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء جلسۂ عام ڈھاکہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر امان ۱۳۵۵ھ
۲۲ر مارچ ۱۹۷۶ء

قائدِ اعظم کے دو بنیادی اصول

بلاشبہ قائداعظم کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے جس کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں کہ آپ نے بیک وقت حکومتِ برطانیہ، ہندوؤں اور اُن کے ہمنوا ـــــ نیشنلسٹ مسلمانوں کے نہایت خطرناک منصوبوں اور گہری چالوں کو ناکام بنا کر پاکستان ایسی عظیم مملکت قائم کر دکھائی اور اس طرح آپ برصغیر کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو آزادی کی نعمت سے مالامال کرنے کا موجب بنے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قائداعظم کے لئے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینا کیسے ممکن ہوا؟ دراصل یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کے لئے قائداعظم کو ایک اس سے بھی بڑا اور عظیم کارنامہ سرانجام دینا پڑا اور اُس عظیم تر کارنامہ کے نتیجہ میں ہی انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کا حصول ممکن ہوا۔ وہ عظیم تر اور محیّر العقول کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی اُس قوم کو جو مذہبی، گروہی، علاقائی، لسانی اور نسلی اختلافات کی وجہ سے تشتّت و افتراق کا شکار تھی ایک پلیٹ فارم پر ایک جھنڈے تلے جمع کر دکھایا اور اسے اتحاد کی دولت سے ایسا مالامال کیا کہ وہ دشمنوں کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔ اگر مسلمانوں میں کامل سیاسی ہم آہنگی اور یک جہتی کے طفیل یہ ناقابلِ تسخیر اتحاد قائم نہ ہوتا تو پاکستان معرضِ وجود میں نہ آتا اور برصغیر کے آٹھ کروڑ مسلمان ہمیشہ ہمیش کے لئے ہندوؤں کے غلام بن جاتے۔ آپ نے مسلمانوں میں پائے جانے والے اختلافات کو حل کرنے کی بجائے اُن پہلوؤں پر زور دیا جو اُن کے درمیان مشترک تھے اور پھر بلا تفریق و امتیاز سب کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر ایک جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی اور انہیں سمجھایا کہ وہ اپنی قوتوں کو باہمی اختلافات کی نذر کرنے کی بجائے باہمی اشتراک کے پہلوؤں اور مشترکہ سیاسی نصب العین کو تقویت پہنچانے پر صرف کریں۔ اسی لئے آپ نے انہیں مخاطب کر کے بار بار یہی فرمایا کہ:-

"ہم اپنے مستقبل کے متعلق پورا بھروسہ اور اطمینان رکھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہم اپنی قوتوں کو اندرونی اختلافات کی نذر نہ کریں۔"

(پیغام بر موقع عید الفطر، ۱۷ر اگست ۱۹۴۸ء)

اختلافات اور انتشار و انشقاق کے خارزار سے دامن بچانے اور ایک مشترکہ سیاسی نصب العین کی خاطر قوم، اتحاد قائم کرنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے آپ نے دو بنیادی اصول وضع کئے اور اُن پر نہ صرف خود سختی سے عمل کیا بلکہ پوری قوم سے اُن پر عمل کرایا۔ ان میں سے

پہلا بنیادی اصول یہ تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو کسی کے مذہبی عقائد سے کوئی سروکار یا واسطہ نہ ہوگا اور نہ وہ ان میں کسی قسم کی دخل اندازی کی روادار ہوگی۔

دوسرا بنیادی اصول یہ تھا کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا اور کہتا ہے وہ مسلمانوں کے اس وسیع تر سیاسی اتحاد میں شریک ہو سکتا ہے۔

جہاں تک پہلے اصول کا تعلق ہے آپ نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد کے دوران ایک موقع پر غیر مبہم اور نہایت درجہ واضح الفاظ میں جملہ مذہبی فرقوں اور جملہ مذاہب کے پیروؤں کو ایک خاص یقین دہانی کرائی۔ آپ نے فرمایا:-

"میں نے اور مسلم لیگ نے بار بار یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہم تمام مسلمان فرقوں اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف اور حسنِ سلوک کے علمبردار ہیں۔ مسلم لیگ تمام مذاہب اور ان کے فرقوں کی آزادی کو بنیادی اصول کا درجہ دیتی ہے اور اپنے اس عہد کی (جس کی رُو سے تمام مذاہب اور ان کے فرقوں کو آزادی کی ضمانت دی گئی ہے) پہلے ہی سے پابند ہے۔ مسلم لیگ مسلمانوں کے مابین کسی فرقے یا غیر مسلموں اور اقلیتوں کے مذہب اور عقیدے میں کبھی کوئی مداخلت نہیں کرے گی۔"

{ترجمہ از انگریزی کتاب "مسٹر جناح کی بعض تقاریر اور تحریرات" جلد دوم صفحہ ۳۰۶
مرتبہ جمیل الدین احمد۔ شائع کردہ محمد اشرف کشمیری بازار۔ لاہور}

جمیل الدین احمد۔ شائع کردہ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور)

اسی طرح دوسرے اصول کے تعلق میں آپ نے اس بحث میں پڑے بغیر کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں ہے اعلان کیا کہ ہر مسلمان جو مسلم لیگ کے مقاصد اور پروگرام سے متفق ہے وہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ اسے مسلم لیگ کا ممبر بننے اور مسلمانوں کے قومی اتحاد میں شامل ہونے سے روکنے کا میں خود بھی مجاز نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ نے ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"لیگ ایک جمہوری تنظیم ہے اور کوئی بھی مسلمان جو پاکستان کے مطالبہ سے اتفاق رکھتا ہے اور ۱۸ سال سے زائد عمر کا ہے اور لیگ کی پالیسی اور مسلک کا پابند رہنے کا اعلان کرتا ہے اسے لیگ کا ممبر بننے کا حق حاصل ہے اور میں اُسے ممبر بننے سے روک نہیں سکتا۔"

(ایضاً صفحہ ۳۱۰)

قائداعظم اپنے ان دو بنیادی اصولوں پر قیامِ پاکستان سے قبل بھی اور اس کے قیام کے بعد بھی سختی سے کاربند رہے اور اپنے اس عہد کے پورا کرنے میں سرِ مُو فرق نہیں آنے دیا۔ چنانچہ قیامِ پاکستان سے قبل جب ۳۰ر جولائی ۱۹۴۴ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس منعقدہ لاہور میں ایک مولانا صاحب نے قائداعظم کے ان اصولوں کو توڑتے ہوئے اختلافِ عقائد کی آڑ میں بعض لوگوں کی لیگ میں شمولیت پر پابندی لگانے کی غرض سے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی تو آپ نے سرے سے اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت ہی نہ دی اور افتراق کی اس کوشش کو فوراً ناکام بنا دیا۔

قائداعظم نے قومی اتحاد کے یہ دو بنیادی اصول کسی وقتی تقاضے یا مصلحت کے ماتحت نہیں اپنائے تھے بلکہ آپ ان اصولوں کو قومی اتحاد کی جان یقین کرتے تھے اسی لئے آپ نے ان اصولوں پر ہمیشہ کاربند رہنے کا عہد کر رکھا تھا اور اسی لئے آپ نے قیامِ پاکستان کے بعد بھی انہیں فراموش نہیں ہونے دیا بلکہ سربراہِ مملکت کی حیثیت سے آپ نے اوّلین فرصت میں ان کا پھر اعادہ فرمایا اور وہ اس طرح کہ آپ نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے بلا استثناء اس نئی مملکت کے تمام شہریوں کو یہ یقین دہانی کرائی کہ:-

"آپ آزاد ہیں اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ کو پاکستان کی مملکت میں پوری آزادی حاصل ہے۔ خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے۔ ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔"

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء)

قائداعظم نے مذکورہ بالا دو اصولوں پر قیامِ پاکستان سے قبل مسلم لیگ سے اور قیامِ پاکستان کے بعد سربراہِ مملکت کی حیثیت سے حکومتِ پاکستان سے پورا پورا عمل کرایا اور اس طرح قومی اتحاد پر نہ صرف یہ کہ کوئی آنچ نہ آنے دی بلکہ اسے مستحکم سے مستحکم تر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام پاکستان کی تاریخی جدوجہد میں جماعت احمدیہ کا حصہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا اعلان حق

قائداعظم کی قیادت کا اہم ترین واقعہ قرارداد پاکستان ہے جو ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں پاس ہوئی۔ اس قرارداد کے بعد سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان آئے اور ہندوستان کی آزادی کا ایک جدید فارمولا پیش کیا جسے مسلم لیگ اور کانگرس دونوں نے مسترد کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی آزادی قطعی محال اور بالکل ناممکن دکھائی دینے لگی۔ عین اس تاریک اور گھٹا ٹوپ ماحول میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو ایک خطبہ جمعہ کے ذریعہ انگلستان اور ہندوستان دونوں کی مفاہمت و مصالحت کی دعوت دی (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء) اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کی زبان کو بسا اوقات اپنی زبان بنا لیتا ہے یہی صورت یہاں ہوئی آپ کے خطبہ کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے خود بخود یہ سامان پیدا کر دیا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو جو ان دنوں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج تھے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے انگلستان جانا پڑا جہاں آپ نے سرکاری نمائندہ ہونے کے باوجود انگلستان کے سامنے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ ایسے زوردار اور پُر شوکت و قوت الفاظ میں رکھا کہ دنیا بھر میں تہلکہ مچ گیا اور انگلستان کے برسرآوردہ اخبارات کے علاوہ ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم پریس نے اس پر بکثرت تعریفی مضامین لکھے چنانچہ اخبار انقلاب نے "سر ظفر اللہ خان کی صاف گوئی" کے عنوان سے لکھا:۔

"چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے کامن ویلتھ کی کانفرنس منعقدہ لنڈن میں جو تقریر فرمائی وہ ہر انگریز اور اتحادی ملکوں کے ہر فرد کے لئے دلی توجہ کی مستحق ہے کیا اس ستم ظریفی کی مثال مل سکتی ہے کہ جس ہندوستان کے پچیس ۲۵ لاکھ بہادر مختلف جنگی میدانوں میں جمعیتہ اقوام برطانیہ کی آزادی کو محفوظ رکھنے کی خاطر لڑ رہے ہیں وہ خود آزادی سے محروم ہے"!

(انقلاب ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء)

حیدرآباد دکن کے روزنامہ پیام ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء نے لکھا:۔

"سر ظفر اللہ کی آواز میں ایک گرج ہے ایک دھماکہ ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے"

ہندو اخبار پربھات (۲۰ فروری ۱۹۴۵ء) نے یہ نوٹ شائع کیا:۔

"ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ خان کا ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق بات کہہ دی"

اخبار "پرتاپ" (۲۴ فروری ۱۹۴۵ء) نے لکھا:۔

"ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کے جج سر ظفر اللہ خاں آجکل لنڈن گئے ہوئے ہیں آپ کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر ہیں لنڈن میں آپ نے جو تقریریں کی ہیں اُن سے ہندوستان تو کیا ساری کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے ... آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائی ہیں کہ سننے والے دنگ رہ گئے برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کئے کرائے پر آپ کی ایک تقریر نے پانی پھیر دیا"

چوہدری صاحب کی ان حریت پرور اور انقلاب انگیز تقریروں کا فوری اثر برطانیہ کے عوامی اور صحافتی حلقوں سے بڑھ کر براہ راست برطانوی حکومت پر یہ ہوا کہ اس نے لارڈ ویول وائسرائے ہند کو انتقال اقتدار کا نیا فارمولا تجویز کرنے اور مسلم و غیر مسلم زعماء کو مصالحت کی پیشکش کرنے کے لئے لنڈن طلب کر لیا۔ لارڈ ویول برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل اور کابینہ کے دوسرے ارکان سے مشورہ کے بعد ۵ رجون کو نئی تجاویز لیکر ہندوستان میں پہنچ گئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۲۲ رجون ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں مسلمان اور ہندو لیڈروں کو نہایت درد دل کے ساتھ یہ پیغام دیا کہ انگلستان صلح کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ دو سو سال سے ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ اس پیشکش کو قبول کر کے آئندہ نسلوں پر احسان عظیم کریں حضور کا یہ خطبہ اور اس کا انگریزی ترجمہ دونوں ہندوستانی لیڈروں تک پہنچا دیا گیا۔

مشہور اہلحدیث عالم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اخبار اہلحدیث میں اس خطبہ کے بعض اقتباسات دے کر یہ تبصرہ فرمایا!

"یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کانگرسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا"

(اہلحدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۴۵ء صفحہ ۷)

سیاسی لیڈروں کی کانفرنس ۲۵ جون سے لیکر ۱۴ جولائی ۱۹۴۵ء تک جاری رہی قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح کانگرسی لیڈر لاہور ریزولیوشن کے مطابق مسلمانوں کے حق خود ارادیت کی گارنٹی دے اور ملک میں ایک عارضی قومی حکومت قائم ہو جائے مگر کانگرس اس پر آمادہ ہونے کے لئے تیار نہ ہوئی

قائداعظم کی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کا بھی خیال تھا کہ اگر ہندو کانگرس مسلمانوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرے تو ملک میں ایک قومی حکومت قائم ہو سکتی ہے بلکہ آپ کا ایک عالمی تبلیغی جماعت کے پیشوا کی حیثیت سے یہ بین الاقوامی مسلک تھا کہ ساری دنیا کی ایک حکومت قائم ہو تا باہمی فسادات دور ہوں اور انسانیت بھی اپنے جوہر دکھانے کے قابل ہو"

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۱)

اس ضمن میں آپ نے ہندوستان کی نسبت بالخصوص اس عزم کا اعلان فرمایا

"ہم ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے ہماری سستی اور غفلت سے عارضی طور پر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے گیا ہے ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہو گا اور اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

۱۹۴۵ء کے تاریخی انتخابات

المختصر مفاہمت کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ملک میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا۔ اس پر قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانان ہند کے نام پیغام دیا

"ہمارے پیش نظر اہم مسئلہ آئندہ انتخابات کا ہے موجودہ حالات میں انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے انتخابات ہمارے لئے ایک آزمائش کی صورت رکھتے ہیں... ہم رائے دہندگان کی اس امر کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پاکستان چاہتے ہیں یا ہندو راج کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں.... مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں اور کانگرس ارادہ کئے بیٹھی ہے کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا جائے جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں مجھے افسوس ہے کہ وہ مسلمان ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو گمراہ کرنے کے کام میں بطور آلۂ کار
استعمال کئے جا رہے ہیں یہ لوگ
سدھائے ہوئے پرندے ہیں جو صرف
شکل وصورت کے اعتبار سے
ہی مسلمان ہیں۔"
(اخبار انقلاب لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

جہاں (قائد اعظم کی اصطلاح کے مطابق) کانگرس کے سدھائے ہوئے علماء نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مرکزی اور صوبائی انتخابات کے ذریعہ تحریک کا نام ونشان تک مٹا ڈالیں وہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود امام جماعت احمدیہ نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ایک مفصل مضمون میں اعلان کر دیا کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہیئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔"
(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۱)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اس اجتماعی پالیسی کے اعلان سے قبل اپنے ایک خط میں بھی مسلم لیگ کی تائید میں ہدایت جاری فرما چکے تھے۔ اس خط کی نقل قائداعظم محمد علی جناح کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے امام جماعت احمدیہ کے اس فیصلہ پر خوشی ومسرت کا اظہار فرمایا

اور امام جماعت احمدیہ

کے الفاظ پریس میں بغرض اشاعت بھجوا دئے جو ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے حوالے سے مسلم اخبار ڈان (دہلی) نے اپنی ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں شائع کئے

جماعت احمدیہ نے اپنے دینی پیشوا کی آواز پر کس طرح شاندار طریق سے والہانہ لبیک کہا اور مسلم لیگ کو کامیاب کرنے کا روح پرور مظاہرہ کیا اس کا اندازہ مجلس احرار اسلام قادیان کے ایک کتابچہ "مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ" سے بآسانی لگ سکتا ہے یہ کتابچہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں شائع کیا گیا اور اس میں مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے قریبی مراسم و روابط کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"صرف مسلم لیگ ہی ایسی پارٹی تھی جس کے ساتھ مرزائیوں کو کچھ توقعات تھیں کیونکہ سر ظفر اللہ خاں مرزائی ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہ چکے تھے.... کانگرس اور مسلم لیگ میں تلخیاں بڑھیں اور پاکستان کا مطالبہ شروع ہوا.... مرزا محمود اور اس کی پراپیگنڈہ ایجنسی نے مسٹر جناح سے خط وکتابت کی

مسٹر جناح نے یہ نہ سوچا کہ پولیٹیکل پالیسی اسلام کو کیا نقصان پہنچائے گی آخر مسٹر جناح نے مرزائیوں کو مسلم لیگ میں شامل کر لیا.... ۲۴ جولائی ۱۹۴۴ء کو لاہور میں مسلم لیگ کی آل انڈیا کونسل کا اجلاس ہوا۔ مولانا عبد الحامد بدایونی.... نے اس کونسل کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا کہ مرزائی چونکہ مسلمان نہیں ہیں اسلئے ان کو نکال دیا جائے.... جب یہ قرارداد پیش ہوئی تو مسٹر جناح نے اس پر بحث کی اجازت نہ دی بھلا لیگی نقار خانے میں مذہبی باتیں کس طرح کامیاب ہو سکتی تھیں وہاں تو ہر بات میں جناح یا جناح نما لیگی امراء کے رحم پر لیگ میں رہنا پڑتا ہے.... چنانچہ سال ۱۹۴۵ء میں جب ویول کانفرنس کے بعد انتخابات کا زمانہ شروع ہوا تو مرزائیوں اور لیگیوں میں خفیہ ساز باز شروع ہوئی.... مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اکتوبر کے مہینہ میں ایک اہم اعلان کیا (آگے اس اعلان کے بعض فقرے درج کرنے کے بعد لکھا) یہ مقالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اس کے بعد مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود کی پالیسی کو سراہا اس کے بعد سنٹرل اسمبلی کے الیکشن ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دئے یہاں تک کہ جب مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار لاہور جو کسی زمانے میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن تھے اُن کا مسٹر گابا کا مقابلہ ہوا تو دفتر ضلع لیگ گورداسپور نے مرزا محمود احمد قادیانی کو ایک چٹھی لکھی جس میں مرزائیوں کو صاف طور پر مسلمان قوم تسلیم کیا گیا (چٹھی کی نقل کے بعد لکھا ہے) اس چٹھی پر تمام مرزائی بٹالہ گئے۔ بٹالہ کے مسلم لیگی کارکنوں نے ان سے معانقے کئے ووٹ مولانا ظفر علی خاں کے حق میں گذارے گئے۔ دیگر بعض مسلم لیگ کے لیڈر لاہور سے بذریعہ کار تشریف لا کر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھتے رہے"
(صفحہ ۱۸-۱۹)

مولوی رئیس احمد جعفری کا اعترافِ حقیقت

جماعت احمدیہ نے اس معرکۂ حق وباطل میں جس شان سے حصہ لیا اس کا اندازہ مؤرخ پاکستان مولانا رئیس احمد صاحب جعفری کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی بخوبی لگ سکتا ہے۔ مولانا نے اپنی کتاب "قائد اعظم اور ان کا عہد" میں زیر عنوان "اصحابِ قادیان اور پاکستان" حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان جاری فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے اقتباسات نقل کرنے کے بعد لکھا:۔

"مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید، مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش عامۃ المسلمین کی صلاح وفلاح نجاح ومرام کی کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعتِ حزب اللہ داعی اور امام الہند؟ نہیں پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف کفر کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے، جن کا ایمان جن کا عقیدہ مشکوک، مشتبہ اور محل نظر ہے۔

کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎
کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے"
(قائد اعظم اور ان کا عہد صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

جماعت نے تحریک پاکستان کے اس اہم ترین موڑ پر جو تاریخی رول ادا کیا اُس کا اعتراف ممتاز اہل حدیث عالم جناب مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بھی کرنا پڑا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "پیغام ہدایت در تائید پاکستان ومسلم لیگ" میں لکھا

"احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ کہ احمدی لوگ کانگرس میں تو شامل ہو نہیں سکتے کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنی احراری جماعت کے لئے لڑتے ہیں جن کی آلۂ کار کانگرسی جماعت ہے اور حدیث اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ کی تفصیل میں خود رسولِ مقبول نے عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کو شمار کیا ہے (صحیح مسلم)

ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے۔ جس طرح کہ اہل حدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرھم شامل ہوئے۔ اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ مولانا ابوالکلام صاحب کو بھی ہے۔"
(صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳)

انتخابات میں جماعت نے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی جو زبردست تائید وحمایت کی اس سے کانگرسی حلقے سخت بوکھلا اٹھے اور نیشنلسٹ اور کانگرسی علماء نے قائداعظم پر تنقید کرتے ہوئے یہاں تک لکھا:۔

"آج مسٹر جناح بیرسٹر کی بجائے مفتی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں اور سر ظفر اللہ قادیانی.... کو جو پاکستان کے حامی ہیں مسلمان دیانتدار قرار دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب جیسے عمائدین ملت کو بد دیانت بے ایمان کہہ دیتے ہیں۔"
(تحریک پاکستان پر ایک نظر صفحہ ...
از ناظم جمعیۃ علماء ہند)

لے انتخابات کے موقعہ پر کانگرس نے کس طرح اپنے احراری ایجنٹوں پر روپیہ بہایا اور احراریوں نے بندر بانٹ کی۔ اس کی تفصیل شورش صاحب کی کتاب "بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل" صفحہ ۳۲۲ تا ۳۴۳ میں موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جلسۂ سیرۃ النبیؐ

راولپنڈی ۱۵ مارچ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عالی مقام، اخلاقِ فاضلہ اور بنی نوع انسان پر احسانات کے لحاظ سے تمام انبیاء سے بڑھ کر افضل و اعلیٰ ہیں اور روحانی فیض رسانی میں تمام انبیاء کے مقابل میں صرف آپؐ ہی زندہ جاوید رسول ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ان حقائق پر کل چار بجے شام مسجد نور میں سیرۃ النبیؐ کے عظیم الشان جلسہ میں خاکسار دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ، چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی سیکرٹری وصایا اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے تقاریر میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مختلف احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کی۔ مسجد نور کا ہال جو جھنڈیوں اور قطعات سے سجایا گیا تھا حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔

میلاد النبیؐ کی خوشی میں رنگ برنگی جھنڈیوں اور جاذب نظر بارہ قطعات سے مسجد نور کو سجایا گیا اور رات کو پانچ ہزار رنگین قمقموں اور بلبوں سے خوب چراغاں کیا گیا۔ شاہراہ پہلوی پر واقع تمام عمارات کے مقابلہ میں مسجد نور سب سے بڑھ کر سجاوٹ اور چراغاں کے لحاظ سے توجہ اور نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

دیدہ زیب قطعات پر جماعت احمدیہ کے یہ عارفانہ نعرے اور الہامات اور اشعار تحریر کئے گئے تھے۔ "ختم المرسلین زندہ باد"۔ "خاتم الانبیاء زندہ باد"۔ "اسلام زندہ باد"۔ "انسانیت زندہ باد"۔ "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"۔ "کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ"

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے"
"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں — دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیںؐ"

جلسۂ سیرۃ النبیؐ کی تقاریر میں تفصیل سے اس حقیقت کا اظہار کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی "محمد" کے لفظ میں یہ پیشگوئی تھی کہ دنیا میں ہمیشہ آپ کی تعریف کی جاتی رہے گی اور ان حامدین میں سے ایک وجود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑھ کر تعریف کرنی تھی جسے عربی میں "احمد" کہتے ہیں اور وہ وجود، باجود بانیٔ جماعت احمدیہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ہیں جنہوں نے تمام حامدین سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے مقابلہ میں "مظہر اتم الوہیت" اور روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندۂ جاوید نبی "زندہ رسول" ہونا ثابت کر دکھایا ہے اور آج دنیا بھر میں جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات، اخلاقِ فاضلہ اور احسانات کو پیش کر کے تمام اقوام عالم کو "رحمۃ للعالمین" کے جھنڈے تلے جمع کر رہی ہے — لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ شہر کے لوگ بھی جلسہ کی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو پوری طرح اختیار کرنے اور غلبہ اسلام کے سلسلہ میں ذمہ داریوں کو (بالخصوص مالی قربانیوں کو) ادا کرنے کی مؤثر تلقین فرمائی اور بالآخر دعا پر یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا اور بعد میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

اسی روز (مؤرخہ ۱۴ مارچ کو) دس بجے صبح جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر انتظام مسجد احمدیہ اسلام آباد میں سیرۃ النبیؐ کا نہایت کامیاب جلسہ منعقد ہوا اور اگلے روز ۱۵ مارچ کو تین بجے بعد دوپہر مسجد نور میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بارش کے باوجود نہایت کامیاب جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔

(دین محمد شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

مطالعہ کتب

مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں۔ (مہتمم تعلیم)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

۲۰ فروری کو مختلف جماعتوں نے یوم مصلح موعود بڑی شان و شوکت سے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر پیشگوئی المصلح موعود کی وضاحت کی گئی اور آپ کی یاد میں منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ جن جماعتوں کی طرف سے جلسہ مصلح موعود منانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ بہاول پور۔ تلونڈی موسیٰ خاں۔ ٹنڈو غلام علی۔ جہلم شہر۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔ چک ۱۱۵۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ رحیم یار خاں۔ ساہیوال۔ سرشمیر روڈ۔ کوٹ قیصرانی۔ لاکھا روڈ۔ ناصر آباد۔

لجنات اماء اللہ۔ سکھر۔ گوٹھ میاں عبدالسلام (سندھ) جڑانوالہ۔ لودھراں۔ ٹیکسلا۔ سیالکوٹ۔ نبی سر روڈ (سندھ) کراچی۔ پیر محل۔ شیخوپورہ۔ احمد نگر ضلع جھنگ۔ واہ کینٹ۔ سانگلہ ہل۔ جہلم۔ کھاریاں۔ گجرات۔ ساہیوال۔ حیدر آباد۔ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) گوٹھ چوہدری غلام محمد صاحب (سندھ) بستی جمال والہ۔ کھاکھی۔ محمود آباد دپٹ ور۔ سانگھڑ۔ چونڈہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پی اے ایف کالج کورنگی کریک میں ٹریننگ و کمیشن

ایسے امیدوار جن کی عمر ۳۱-۵-۷۶ کو ۱۸-۲۴ سال ہو اور ایم۔ ایس سی/ بی۔ ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں فزکس/ ریاضی/ کیمسٹری کیا ہو یا A.M.I.E (الیکٹریکل/ مکینکل) ہو۔ P.A.F انفارمیشن اور سلیکشن سنٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ حیدر آباد سے تفصیلات و دیگر کوائف معلوم کریں۔ انٹرویو روزانہ ۸ بجے صبح۔ آخری انٹرویو ۷ اپریل ۱۹۷۶ء۔ شرائط وغیرہ کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مؤرخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۵۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے برادر محترم ماسٹر نذیر حسین صاحب ابن مکرم مولوی عبدالخالق صاحب آف لودھی ننگل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 126 R.B پہاڑ ننگ تحصیل و ضلع لائلپور مؤرخہ ۵ مارچ بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے دن آپ کی نماز جنازہ بوقت تین بجے آپ کے آبائی گاؤں میں ادا کی گئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

مرحوم پابندِ صوم و صلوٰۃ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص کارکن تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد حال محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ مولا بخش ضلع نواب شاہ مؤرخہ ۲۰ فروری کو بعمر قریباً ۶۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص، پرہیزگار اور ملنسار تھے۔ سالہا سال تک سیکرٹری مال کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ خود بھی تمام چندوں میں باقاعدہ تھے اور موصی تھے۔ امانتاً نواب شاہ میں دفن کر دیئے گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں بیعت کی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین

(شریف احمد ڈاہر ڈھوی۔ باندھی ضلع نواب شاہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی کو گھر کے صحن میں پھسلنے سے سخت چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (قریشی بشیر احمد کوٹلی برنارائن ضلع سیالکوٹ)

۲۔ عزیزم طارق محمود پسر چوہدری ناصر احمد صاحب گوندل گوٹھ احمدیہ ضلع میرپور خاص سندھ بس سے گر کر زخمی ہو گیا ہے۔ سول ہسپتال میرپور خاص میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عطا فرما کر خادمِ احمدیت بنائے۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدائی مدد اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا ایک گر

ساری دُنیا کے دلوں کو اسلام کے نُور سے منوّر کرنا، ساری دُنیا کے دلوں میں سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت پیدا کرنا اور ساری دُنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکا دینا بہت عظیم مقصد ہے جو خدا کی مدد کے بغیر ناممکن الحصول ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو کھینچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا کا بندہ بنا رہے۔ اس کا وفادار بندہ جو اس کی خاطر ہر قسم قربانی پیش کرتا چلا جائے اور اس سے کبھی بے وفائی نہ کرے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

دُنیا مال پر مرتی ہے مگر جماعتِ احمدیہ عُسر ہو یا یُسر خدا کے فضل سے اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتی چلی جاتی ہے اور اس طرح صدق وصفا اور ایثار و وفا کا عملی ثبوت پیش کرتی ہے، الحمدللہ۔ جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے اس یقین پر قائم ہے کہ خدا کی باتیں انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہیں گی۔ اس کے فضل سے اس کے فرشتوں کی راہنمائی اسے حاصل رہے گی۔ آسمانی سکینت انشاء اللہ اس پر اُترے گی اور رُوح القدس کی تائید اسے حاصل ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے :-

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ)

کیا آپ اپنی کُل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما چکے ہیں؟ اِن کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے اَور زیادہ فضلوں، اس کی اَور زیادہ رحمتوں اور اس کی اَور زیادہ برکتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور محض اپنے فضل سے آپ کی قربانیوں کو قبول فرماوے۔ آمین

(ناظر بیت المال۔ آمد)

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم ملک صفدر علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس بعارضہ دل تقریباً ایک ماہ سے کراچی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرماوے۔

(عبدالرب عبدالکریم روڈ۔ لاہور)

(۲) مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس تاحال بہت بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ آپ شدید کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالوحید قریشی گولبازار ربوہ)

(۳) میرا چھوٹا لڑکا عزیزم صبغت اللہ عرصہ سے بیمار ہے۔ کافی علاج کیا گیا لیکن مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ اب پھر مرض کا حملہ ہوا ہے جس سے ہمیں سخت تشویش ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا عطا فرمائے۔

(سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ)

تفسیر سُورہ کہف پر تبصرہ

محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم ارقام فرماتے ہیں :-

"خاکسار نے مکرم و محترم جناب مولوی عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری کی تازہ ترین تصنیف "تفسیر سورۂ کہف" کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے ماشاء اللہ بہت ہی دلچسپ انداز میں، احادیثِ نبوی، ملفوظات و تحرات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفاء کرام کی روشنی میں دقائق و معارف کا دریا بہا دیا ہے۔ یہ تفسیر اِس لحاظ سے بھی جماعت کے اہلِ علم احباب کے لئے خاص دلچسپی کا موجب ہو گی کہ سورہ کہف میں خاص طور پر تہذیب حاضرہ اور اس کے انجام کا ذکر کر کے اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس غلبہ کے آثار افقِ آسمان پر ہر صاحبِ بصیرت کو نظر آ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے اہلِ علم احباب کو اِس دلچسپ تصنیف کا مطالعہ کر کے ضرور لطف اندوز ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ العزیز تدبّر و فہم قرآن کے ملکہ کو اُجاگر کرنے کے سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہو گی۔"

ایک احمدی طالبہ ایم۔اے (اکنامکس) میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آئی

میری بیٹی عزیزہ سیدہ نزہت حلیف امسال بفضل اللہ تعالیٰ ایم اے (اکنامکس) کے پنجاب یونیورسٹی کے فائنل امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آئی ہیں۔ انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور ایک نیا اور شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بچّی کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیزہ محترم خانصاحب سید غلام حسین صاحب مرحوم سابق وٹرنری افسر بھوپال کی نواسی ہیں۔

(عاجزہ سیدہ ممتاز حلیف بہاولپور)

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہِ امان / مارچ اپنی مقررہ تاریخ ۸ مارچ کو بذریعہ ڈاک خریدار اصحاب کو بھجوا دیا گیا ہے جن دوستوں کو اِس وقت تک نہ ملا ہو وہ اطلاع دیں تاکہ انہیں دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

جو دوست ابھی تک خریدار نہیں ان سے درخواست ہے کہ اس کی خریداری قبول فرمائیں سالانہ چندہ صرف آٹھ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کے عہدیداران کا انتخاب

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۷۶ء کو بار ایسوسی ایشن ربوہ کے سالانہ انتخابی اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا :-

پریذیڈنٹ	مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ
وائس پریذیڈنٹ	" اعجاز احمد ملہی صاحب "
جنرل سیکرٹری	خاکسار پرویز احمد "
جائنٹ سیکرٹری	مکرم مہر محمد حیات لالی صاحب "
آڈیٹر	" چوہدری احسان الٰہی جنجوعہ صاحب "
ممبر انتظامیہ	" خان حبیب اللہ خاں صاحب "

(چوہدری) پرویز احمد ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم انور احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر (شاہد) مربّی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولپور نے عزیزہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب کے ہمراہ تین ہزار روپیہ حق مہر پر چک ۲۳ ڈی این بی ضلع بہاولپور میں ۱۶ امان ۱۳۵۵ ہش کو کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

(چوہدری مختار احمد فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

۲۳ مارچ بروز منگل یومِ پاکستان کی تقریب سعید پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴